عمیر دیوبندی کی کتاب ''فضل خداوندی'' میں علمائے دیوبند کی جہالت کے نمونے اور عمیر دیوبندی کی منافقت

جہالت
سر چڑھ کر بولے

عمیر کی کتاب میں علمائے دیوبند کی جہالت کی کہانی (پہلا حصہ)



از:۔(صابر علی رضوی اصلاح عقائد گروپ)

جہالت سر چڑھ کر بولے سلسلہ نمبر۱

دیو بندیت نام ہے مکر و فریب اور نئے نئے عقائد اور ہر آن فتنے پیدا کرنے والے اس گروہ کا جس نے 1857 کے بعد سے ہی انگروں کے اشاروں پر مسلمانوں میں انتشار برپا کیا۔اور نبی کریم ﷺ کی شان میں منہ بھر کر گستاخیاں کیں، عاشقان رسول ﷺ کے دلوں کو مجروح کیا اور ان پر کبھی بدعت تو کبھی شرک کے فتوے لگا کر پریشان کیا ان سب کے پیچھے وجہ صرف رسول اللہ ﷺ کی دشمنی تھی۔

ظاہر سی بات ہے جہاں اجالا ہوتا ہے وہاں اندھیرہ نہیں ٹکتا یہی وجہ ہے کہ اس فرقۂ باطلہ نے جب بھی اہل علم حضرات سے ٹکرانے کی کوشش کی منہ کی کھائی اور آج بھی وہی منظر دیکھنے میں آ رہا ہے۔جیسا کہ فاتح فرقہ دیو بندیت مناظر اسلام علامہ مفتی اختر حسین رضا مصباحی صاحب قبلہ نے ایک کتاب بنام ''قہر خداوندی بر فرقہ دیو بندی لکھ کر اس فرقہ دیو بندیت کی مکاریت و دجالیت سے قوم کو آشنا کروایا۔

حضرت مفتی صاحب کی کتاب نے دیو بندیت کا جینا حرام کر دیا دیو بندیوں

نے ادھر ادھر بہت پیر مارے مگر ''قہر خداوندی بر فرقہ دیوبندی کا جواب نہیں نکال پائے تو ان لوگوں نے وہی چال چلی جو ان کے خبیث مولویوں نے آج سے تقریباً سو/۱۰۰ سال قبل چلی تھی کہ جواب نہ بن پڑے تو منہ بھر کر جہالت بک دیا جائے تاکہ کم سے کم اہل علم نہیں تو جاہل حضرات ہی انکے دام فریب میں آجائے، اور خوب منافقت عام کریں تاکہ بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ کیا جا سکے۔ اس کا تازہ نمونہ دیوبندی مولوی عمیر قاسمی نے پیش کیا ہے اور خوب جہالت کا مظاہرہ کیا تاکہ کم سے کم اپنی جاہل قوم (دیوبندی) کو ہی مطمئن کر سکے۔

عمیر کی اس جہالت پر کچھ دیوبندی مولویوں نے تقریظات بھی لکھیں حالانکہ عمیر کی کوشش تھی کہ ''قہر خداوندی بر فرقہ دیوبندی'' کا جواب لکھا جائے لیکن اس سے یہ کام نہ ہو سکا اور ہوتا بھی کیسے جہالت کب علم پر غالب آتی لیکن کم سے کم ایک فارمیلٹی تو ادا کرنی تھی جو اس جاہل مولوی نے ادا کر دی

ایک طرف مفتی محمد اختر حسین رضا خان مصباحی کی کتاب ''قہر خداوندی

برفرقہ دیوبندی'' تو دوسری طرف عمیر دیوبندی کی جہالت کانمونہ ''فضل خدا وندی''۔ دونوں میں زمین وآسمان کافرق لیکن اگر'' قہر خداوندی کا جواب نام'' دیکر نہ لکھتے تو اپنی قوم کوتسلی کیسے دیتے؟

اب ذرا مفتی صاحب کی کتاب '' قہر خداوندی'' کے عنوان پر ہی غور کیجئے کہ اللہ رب العزت جس کی مرضی سے انسان کوعزت وذلت نصیب ہوتی ہے اسی رب کائینات نے مفتی محمد اختر حسین رضا مصباحی مجددی کے قلم میں وہ طاقت بخشی کہ آپ کی کتاب ایک طرف صرف اس کتاب کا ٹائیٹل ہی ان بد مذہبوں پر غالب آگیا۔

'' قہر خداوندی برفرقۂ دیوبندی'' جس میں آپ نے ان منافقوں کی آپسی خانہ جنگی کا ذکر کیا۔

اس کے جواب میں عمیر دیوبندی نے چاہا کہ وہ '' قہر خداوندی برفرقۂ دیوبندی'' کے جواب میں ''فضل خداوندی برفرقہ دیوبندی'' تحریر کرے لیکن مرضیٔ خداوندی دیکھئے کہ جب اس نے اپنے فرقے کی آپسی خانہ جنگی کوفضل خداوندی ثابت کرنے کی کوشش کی اور اپنے دھرم کی آپسی جنگ

وجدل پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی تو اس کتاب میں ہی انکے مولویوں کا اختلاف پھوٹ پڑا جیسا کہ دیوبندیوں کی اس کتاب میں دیوبند مدرسہ کے نائب مہتمم دیوبندی مولانا عبدالخالق سنبھلی نے عمیر دیوبندی کو مناظرۂ اسلام کہہ دیا مطلب عبدالخالق دیوبندی کی نظر میں عمیر دیوبندی مناظرِ اسلام ہے

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو

امام الانبیاء، خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کرتا ہوں جن کے ہم غلام ہیں جن کی سیرت، اقوال وافعال، احوال واعمال کو اپنی زندگی کے گوشہ گوشہ میں بسانا اور اس پر عمل پیرا ہونا یہ ہمارا، اور ہمارے علمائے اہل السنۃ کا وطیرہ اور مابہ الامتیاز ہے۔

اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو کہ ''اشداء علی الکفار'' اور ''رحماء بینھم'' کے پیکر ہیں۔

اور اولیاء کرام خصوصاً پیران پیر، محبوب رب العالمین والرحمن حضرت شیخ عبد القادر جیلانی، سلطان الاولیاء حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، امام الہند حضرت مولانا شاہ ولی اللہ قدس اسرارہم کے نام۔

اور علمائے دیوبند

خصوصاً حجۃ الاسلام قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا قاسم النانوتوی، قطب الاقطاب حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، حکیم الامت مجدد دین وملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، مزید المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری۔

تقریظ

شیخ الاتقیاء، مخزن محاسن الاخلاق، ادیب زماں، حامی سنت حضرت مولانا عبدالخالق صاحب سنبھلی دامت برکاتہم استاذ تفسیر وحدیث ونائب مہتمم دارالعلوم دیوبند

باسمہ تعالیٰ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد!

بندہ کے سامنے کتاب ''فضل خداوندی بر اہل سنت دیوبندی'' بجواب ''قہر خداوندی بر فرقۂ دیوبندی'' کا مسودہ ہے، جس کو مناظر اسلام جناب مولانا مفتی محمد عمیر صاحب قاسمی حفظہ اللہ نے ترتیب دیا ہے، یہ مجموعہ مولوی محمد اختر مصباحی صاحب کی کتاب ''قہر خداوندی.....'' کے جواب میں تیار کیا گیا ہے۔ اس پر احقر نے جستہ جستہ نظر ڈالی، مؤلف سلمہٗ نے یہ فضل خداوندی

جبکہ اسی کتاب میں انکے دوسرے مولوی مفرور مناظر طاہر گیاوی کی عقل نے عجیب فطرت اختیار کر لی کہتا ہے ''میں نے سرسری طور پر مطالعہ کی ہے

اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ مفتی عمیر صاحب کامیاب مناظر اور انکا قلم ایک کامیاب قلم ہے" اب خود مفرور مناظر (طاہر گیاوی) نے اور نائب مہتمم دیوبند نے دونوں نے عمیر کو مناظر اسلام مان لیا لیکن یہ کیا بات ہوئی کہ یہی مفرور مناظر آگے کے جملے میں کہتا ہے کہ "اسی طرح کام میں لگے رہے تو انشاء اللہ کامیاب مناظر اور محرر ہو جائیں گے"۔

جناب طاہر گیاوی صاحب یہ کیا ہو گیا کہ آپ کا دل کچھ اور۔ اور قلم کچھ اور کہہ رہا ہے لگتا ہے دوسرے کی کامیاب قلم کا فیصلہ کرنے والے خود آپکی قلم ناکامیاب ہو گئی اوپر کی سطر میں لکھا کہ "مفتی عمیر کامیاب مناظر اور ان کا قلم کامیاب قلم ہے۔ اور فوراً دوسری سطر میں خود آپکا قلم ناکام ہو گیا

اور یہاں الگ رائے دے بیٹھے کہ ''اسی طرح لگے رہے تو انشاء اللہ کامیاب مناظر اور محرر ہو جائیں گے'' مطلب پہلے جسے آپ کامیاب مان چکے تھے دوسرے سطر میں مشورہ دے رہے ہیں کہ اسی طرح لگے رہو گے تو کامیاب مناظر ہو جاؤ گے۔

یہ ہے غلام اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین ملت کے ایک غلام کا معاملہ کہ جب وہ (مفتی محمد اختر حسین مصباحی مجددی) لکھتے ہیں ''قہر خداوندی بر فرقۂ دیوبندی''، یعنی دیوبندیوں کی باہمی جنگ وجدل'' تو اس پر تم لاکھ پردہ ڈالنے کی کوشش کرلو پھر بھی وہ ظاہر ہو کر رہا اور خود دیوبندی مفرور مناظر کی قلم بھی لڑکھڑا گئی۔

اسی طرح انکے تیسرے دیوبندی مفتیٔ دیوبند راشد اعظمی نے آگے تقریظ

اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه

محمد راشد اعظمی
دارالعلوم دیوبند

﴿تقریظ﴾

استاذ الاساتذہ فاتح غیر مقلدیت حضرت مولانا مفتی راشد صاحب اعظمی دامت برکاتہم استاذ تفسیر وحدیث وناظم تحفظ سنت دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں ایک حدیث نقل کی اور اسکے مفہوم میں لکھا کہ ''دل کے بگاڑ کا اثر سارے ہی اعضائے انسانی پر ظاہر ہوتا ہے لیکن اس کا سب سے پہلا اثر زبان پر ظاہر ہوتا ہے اور دل ہی کے حساب سے زبان بھی بگڑ جاتی ہے''۔

واہ جناب آپ نے حدیث کا مفہوم کیا خوب بیان کیا لگتا ہے مفرور مناظر طاہر گیاوی کے حالات سے آپ کافی واقفیت رکھتے ہیں اور انکے اس بگاڑ کو صراحتاً حدیث سے ثابت کر دیا کہ اب مفرور مناظر طاہر گیاوی کا دل بگڑ گیا ہے جسکا اثر انکی زبان سے ظاہر ہوتا نظر آرہا ہے۔

پتہ چلا کہ اللہ نے جسے عزت دی اسے کوئی ذلیل نہیں کرسکتا یہی وجہ ہے کہ جب یہی عزت اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا فاضل بریلوی کو عطا کی تو کوئی ایک جماعت نے انہیں عزت نہیں دی بلکہ ان کے دشمنوں کو بھی مجبور ہو کر امام اہل سنت کی تعریف کرنا پڑی۔اور بڑے بڑے مشائخ نے انھیں اور انکی تعلیمات کو سراہا سوائے جاہلوں اور منافقوں کے۔ظاہر سی بات جہالت نے جب کسی کو ابوجہل بنایا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے معجزات کو مزاق میں اڑا دیا اور جب کسی کو ہدایت کی

روشنی ملی تو اس نے ایک راہب کی پیشن گوئی کے بعد رسول اللہ ﷺ کے علم غیب پر ایمان لاتے ہوئے دین اسلام قبول کرلیا۔

یہی وجہ ہے کہ فرقہ دیوبند جہالت کے اس نمونے کا نام ہے جس کا مصداق ابوجہل بنا رہا۔ کہ حق کبھی بھی اسے سمجھ میں نہ آیا اور رسول اللہ ﷺ کی گستاخیاں کرتا رہا اور حق بات اسے کبھی سمجھ میں نہ آئی۔



آیئے ہم عقائد کی اصلاح کریں

اصلاح عقائد گروپ

باطل فرقوں کا مکمل رد

گروپ میں جوائن ہونے کیلئے ان نمبرات پر رابطہ کریں

9272606631☆ صابر علی رضوی .8482952578 ☆ رمضان رضا صاحب

9168109210☆ انیس رضوی صاحب 8975790997 صادق رضوی صاحب

9602349635☆ عرفان بھائی انجینئر۔ 8983070665☆ سلیمان رضا صاحب

عمیر دیوبندی کی کتاب ''فضل خداوندی'' میں علمائے دیوبند کی جہالت کے نمونے اور عمیر دیوبندی کی منافقت

جہالت
سر چڑھ کر بولے

عمیر کی کتاب میں علمائے دیوبند کی جہالت کی کہانی دوسرا حصہ

از:۔(صابر علی رضوی اصلاح عقائد گروپ)

جہالت سر چڑھ کر بولے۔۲

اسی طرح چوتھی تقریظ میں ''فضیل احمد ناصری'' نے جو خباثت کی اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی اور ملے بھی کیسے جس جماعت نے محدثین اور مفسرین، بزرگان دین یہاں تک صحابہ کے عقائد تک کو باطل قرار دے دیا ہوان سے امید بھی کیا رکھی جاسکتی ہے۔

فضیل احمد ناصری کے علمی تعارف میں عمیر نے مفسر و محدث تک کہہ دیا جب کہ ان لوگوں نے جن عقائد و معمولات کی بناء پر علمائے حق علمائے اہل سنت کو بدعتی قرار دیا ہے انھیں عقائد پر تمام مفسرین و محدثین اہل سنت نظر آتے ہیں اور یہ کوئی میری ذاتی سوچ نہیں بلکہ تاریخ گواہ ہے چاہے وہ محفل میلاد کا معاملہ ہو، گیارہویں وایصال ثواب کا معاملہ ہو، سبیل امام حسین کا معاملہ ہو، مزارات اولیاء اللہ پر عرس کا اہتمام ہو، یا پھر ندائے یا رسول اللہ ﷺ یا پھر ندائے یا ولی اللہ ہو سبھی عقائد مفسرین و محدثین کے سامنے سے گذرے لیکن کسی نے ان پر طنز نہ کیا اور وہی کام کیا جو کام بریلی

کے امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا نے کیا کبھی ان امور اہل

سنت کو محدثین نے احادیث سے ثابت کیا اور کبھی مفسرین کرام نے ان

امور اہل سنت کو قرآن سے ثابت کیا، اور وہی کام امام اہل سنت اعلیٰ حضرت

نے کیا۔ کہ جب اعلیٰ حضرت کے سامنے میلاد النبی ﷺ کا ذکر ہوا تو آپ

نے قرآن و احادیث سے اس کی تصدیق فرمائی، گیارہویں، فاتحہ خوانی

وغیرہ کا سوال ہوا تو آپ نے اسکی بھی تصدیق فرمائی، نذر و نیاز کا معاملہ ہوا

تو آپ نے اسکو بھی ثابت کیا۔ لیکن جب جہالت کی باتیں سامنے آئیں

جیسے مروجہ تعزیہ داری، مزارات پر سجدۂ تعظیمی، وغیرہ کا معاملہ دیکھا تو ان

سب کا رد فرمایا۔

اب ذرا ''فضیل ناصری'' کی تقریظ کو دیکھئے جس میں اس دیوبندی مولوی

نے اپنی جہالت کا کیا خوب مظاہرہ کیا ہے پہلی بات اس نے کہا کہ

انگریزوں کے اشاروں پر جو مذہبی مکاتب فکر برپا ہوئے ان میں بریلویت

نمایاں ترین ہے۔ اور اس کے بعد قادیانیت کی پیدائش کی بات کی۔

جناب فضیل ناصری صاحب آپ کو یہ بات کیسے معلوم ہوگئی کہ علمائے حق

علمائے اہل سنت (بریلوی) انگریزوں کے اشارہ پر وجود میں آئے امام احمد رضا فاضل بریلوی نے عقائد کی کونسی باتیں نئی ظاہر کیں جن کی بنا پر آپ نے یہ الزام لگا دیا کہ بریلوی (اہل سنت) انگریزوں کے اشارے پر رونما ہوئے۔ امام اہل سنت نے وہی کام کیا جو ہر دور میں بزرگان دین، محدثین کرام ومفسرین کی جماعت نے کیا۔ جیسا کہ میلاد النبی ﷺ کی بات آئی تو علامہ ابن کثیر نے اسکے منانے والوں کو نیک لکھا (البدایہ والنہایہ) گیارہویں نظر ونیاز کی بات آئی تو خطیب بغداد نے اسے جائز لکھ دیا (تاریخ بغداد) ندائے یارسول اللہ کو بھی تمام ہی بزرگان دین یہاں تک کہ خود صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بھی جائز سمجھا، فاتحہ خوانی اور نیاز کی بات آئی تو ''شاہ عبدالعزیز'' نے اپنے فتاویٰ میں اسے حدیث سے ثابت کیا،۔

معلوم ہوا کہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا نے وہی کام کیا جو پچھلے بزرگان دین نے کیا اوران امور اہل سنت کو بدعت نہ کہا بلکہ قرآن واحادیث سے ثابت کیا۔

مولوی فضیل احمد ناصری صاحب اگر انگریزوں کے اشارے پر کوئی فرقہ رو

نما ہوا تو وہ خود دیوبندیت وقادیانیت ہے کیونکہ انھیں فرقوں کے عقائد ایسے تھے جن کا تعلق کسی بھی بزرگان دین وصحابہ کرام علیہم الرضوان سے نہ تھا بلکہ خود تمہارے مولویوں نے ایجاد کئے تھے اگر نہیں تو بتاؤ جس میلاد النبی ﷺ ،جس گیارہویں وایصال ثواب کو تم بدعت کہتے ہو انھیں پچھلے کے کن بزرگان دین نے بدعت کہا یا لکھا۔ دیوبندیوں کے وجود سے پہلے سوائے خوارج کے کوئی بھی ایسے عقائد کا قائل نہیں تھا تمہارے مولویوں نے انگریزوں کے اشاروں پر ان عقائد کو جنم دیا اور امور اہل سنت کو بدعت کا نام دیا۔

دوسری جماعت کا تذکرہ جو آپ نے کیا قادیانیت تو اسکے بارے میں بھی ذرا غور فرمایئے یہ فرقہ باطلہ بھی علمائے دیوبند کے سائے میں ہی پروان چڑھا اور غلام احمد قادیانی کے کارنامے کیسے تھے اس کے بارے میں خود آپ کی جماعت اور تھانوی جی کے خلیفہ لکھتے ہیں ''اس زمانہ میں امام ربانی نے ایک مرتبہ یوں ارشاد فرمایا کے کام تو یہ شخص اچھا کر رہا ہے مگر پیر کی ضرورت ہے، (تذکرۃ الرشید جلد۲ صفحہ ۲۲۸)

اسی طرح عبدالماجد دریا آبادی دیوبندی لکھتے ہیں ''ایک صاحب بڑے جوش میں اشرف علی تھانوی سے بولے، حضرت ان (قادیانیوں) کا دین بھی کوئی دین ہے نہ خدا کو ماننا نہ رسول ﷺ کو، تو حضرت (تھانوی) نے فوراً لہجہ بدل کر کہا یہ زیادتی ہے توحید میں ہمارا انسے اختلاف نہیں اختلاف رسالت میں ہے اور اسکے بھی صرف ایک باب خاتم رسالت میں

(سچی بات صفحہ ۲۱۳)

اسی طرح دیوبندی مولوی قاسم نانوتوی نے لکھا، حضور ﷺ کے بعد بھی نبی آ سکتا ہے (تحذیر الناس صفحہ ۳-۱۳) اور اسی عقیدہ کو مرزا قادیانی نے بھی مانا اور اس نے بھی لکھ دیا کہ ''حضور پاک کے بعد بھی انبیاء آ سکتے ہیں

(دعوۃ الامیر صفحہ ۳۵)

فرقہ باطلہ کے مولوی فضیل ناصری صاحب اب بتایئے مرزا قادیانی نے نبوت کا جو دعویٰ کیا، کیا اس میں اب بھی علمائے دیوبند کا کوئی ہاتھ نہیں ''ناصری'' صاحب جعلی نبوت کا دروازہ تو خود آپکے مولوی قاسم نانوتوی نے ہی تو کھولا اور اسی کا فائدہ آپکا ہم عقیدہ بھائی قادیانی نے اٹھایا،

اور جو آپ نے اعلیٰ حضرت پر شیعت کا الزام لگایا تو یہ بھی جھوٹا دعویٰ ہے بالکل اسی طرح جس طرح دیوبندی مولوی اور مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ حضور ﷺ کے بعد بھی نبی کا آسکتا ہے۔

ناصری صاحب آپکے تمام الزام بنا ثبوت کے بے بنیاد ہیں اور ہماری مدلل تحریر نے دیوبندیت کے چہرے سے نقاب الٹ کر رکھ دیا ہے۔

دیوبندی عقائد	قادیانی عقائد
حضور کے بعد بھی نبی پیدا ہوسکتا ہے (تحذیر الناس)	حضور پاک کے بعد بھی انبیاء آسکتے ہیں (دعوۃ الامیر)
اللہ چاہے تو کروڑوں محمد ﷺ پیدا کرڈالے (تقویۃ الایمان)	حضور کے بعد ۱۰۰۰ نبی پیدا ہو سکتے ہیں (ایک غلطی کا ازالہ)
جادوگروں کے کمالات نبیوں اور ولیوں کے کمالات سے طاقتور ہو سکتے ہیں (فتاویٰ رشیدیہ)	ہر شخص ترقی کر کے محمد ﷺ سے بڑا درجہ پا سکتا ہے (الفضل)
جھوٹ بولنا اللہ کی قدرت میں داخل ہے (فتاویٰ رشیدیہ)	اللہ بھی خطا کرسکتا ہے (حقیقت الوحی)
دیوبندیوں کا کلمہ "اشرف علی رسول اللہ" (الامداد)	قادیانیوں کا کلمہ "مرزا احمد رسول اللہ" (احمدیت کا پیغام)

ناصری صاحب اب آپ خود ہی فیصلہ کر لیجئے

ناصری نے لکھا کہ ''اعلیٰ حضرت اصلاً ونسلاً شیعہ تھے''

ناصری صاحب لگتا ہے آپ کو بنیادی باتیں بھی نہیں معلوم کہ کسی بھی شخص کو اسکے عقائد کی بناء پر کسی جماعت سے وابستہ کیا جاتا ہے، امام اہل سنت نے اپنے دور میں تمام ہی مکاتب سے زیادہ باطل فرقوں کا رد کیا ہے اور یہی انکی حقانیت کی دلیل ہے جبکہ آپکے مولویوں نے ہمیشہ ہی کبھی نوٹ دیکھکر فتوے بدلے تو کبھی حالات دیکھ کر عقائد بدلے،

اعلیٰ حضرت نے شیعوں پر جس طرح سختی کی اور انکے عقائد کو جس طرح باطل قرار دیا کسی بھی دیوبندی وہابی مولوی نے وہ کام انجام نہ دیا اور آپ کی جہالت کہ اسی شخص پر شیعت کا بہتان لگا بیٹھے اس کا بھی کوئی ٹھوس ثبوت آپکے پاس موجود نہیں جبکہ خود دیوبندی مولویوں نے اعلیٰ حضرت ان فتوؤں کی تائید کی جو کہ امام اہل سنت نے شیعت پر لگائے تھے۔

قاضی مظہر حسین دیو بندی

اپنی کتاب ''یادگار حسین'' میں لکھتے ہیں کہ ''بریلوی اہل سنت کے علما ماتم وتعزیہ وغیرہ کو ناجائز اور حرام ہی قرار دیتے ہیں۔

دیو بندی مولوی کا اقرار اعلیٰ حضرت نے اہل سنت کو محفوظ کر دیا

اور یہی قاضی مظہر حسین دیو بندی صاحب ردشیعت میں لکھی گئی اپنی دوسری کتاب ''بشارات الدارین'' میں لکھتے ہیں کہ ''مسلک بریلویت کے پیشوا حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب نے بھی ہندوستان میں فتنۂ رفض کے انسداد میں بہت مؤثر کام کیا ہے اور روافض کے اعتراضات کے جواب میں اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دفاع کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ منکر صحابہ رضی اللہ عنہم کی تردید میں ''ردالرفضہ'' ''ردتعزیہ داری'' ''الادلۃ الطاعنہ فی اذان السلاعنہ'' وغیرہ آپ کے یادگار رسائل ہیں جن میں سنی شیعہ نزاعی پہلو سے آپ نے مذہب اہل سنت کا مکمل تحفظ کر دیا ہے۔ (بشارات الدارین صفحہ ۲۶۳)

﴿سعید الرحمٰن علوی دیوبندی کا اعتراف﴾

اسی طرح خدام الدین لاہور کے سابق ایڈیٹر مولوی سعید الرحمٰن علوی دیوبندی صاحب بھی اہل سنت اور سیدی اعلیٰ حضرت کے حوالے سے پھیلائی گئی غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

پاکستان اور برصغیر کے خصوصی حوالہ سے تحقیق و تجربہ کرتے ہوئے اس غلط فہمی کا ازالہ بھی ناگریز ہے کہ سنی حنفی، اثنا عشری کشمکش صرف اہل سنت کے حنفی، دیوبندی اہل سنت یا اہل حدیث مسالک تک محدود ہے اور حنفی بریلوی اہل سنت اس فکری واعتقادی کشمکش سے علیٰحدہ ہیں اس کتاب کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوجائیگی کی حنفی بریلوی علمائے اہل سنت بھی شیعہ اور اثنا عشریہ سے گمراہ کن عقائد کے بارے میں اپنے افکار و فتاویٰ میں اتنے ہی حساس اور شدید ہیں جتنا کہ دیگر سنی مکاتب بلکہ بعض حوالوں سے ان کے ہاں تکفیر اثنا عشریہ و روافض کے حوالہ سے شدت نسبتاً زیادہ پائی جاتی ہے

(افکار شیعہ، صفحہ ۲۰)

﴿دیوبندی مولوی حق نواز جھنگوی کا اعتراف اعلیٰ حضرت شیعہ نہیں ہیں﴾

دیوبندی فرقہ مشہور خطیب اور دیوبندی تنظیم سپاہ صحابہ کے سابق امیر مولوی حق نواز جھنگوی کی تقاریر کو دیوبندی مولوی ضیاء القاسمی نے اپنے اہتمام سے اپنے مکتبہ کی طرف سے شائع کیا۔ ان تقاریر میں تین مقامات پر مولوی حق نواز جھنگوی دیوبندی نے سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی کی طرف سے شیعہ کا رد کرنا بیان کیا ہے۔ ذیل میں وہ تین اقتباسات ملاحظہ فرمائیں:

(۱) علامہ بریلوی بریلویوں کے قائد اور ان کے راہنما بلکہ بقول بریلوی علما کے مجدد، احترام کے ساتھ نام لوگا، مولانا احمد رضا بریلوی اپنے فتویٰ (فتاویٰ رضویہ) میں اور اپنے مختصر رسالہ ''رد رفضہ'' میں تحریر کرتے ہیں کہ شیعہ اثنا عشری بدترین کافر ہیں اور الفاظ یہ ہیں کہ شیعہ بڑا ہو یا چھوٹا مرد ہو یا عورت شہری ہو یا دیہاتی، کوئی ہو، لاریب لاشک قطعاً خارج اسلام ہے اور صرف اتنے پر ہی اکتفا نہیں کرتے اور لکھتے ہیں جو شخص شیعہ کے کفر پر شک کرے وہ بھی کافر ہے، یہ فتویٰ مولانا احمد رضا خاں بریلوی کا ہے۔ جو فتاویٰ رضویہ میں موجود ہے۔

﴿دیوبندی تنظیم سپاہ صحابہ کی طرف سے اعلیٰ حضرت کو امام تسلیم کرنا﴾

دیوبندی تنظیم سپاہ صحابہ پاکستان کی طرف سے ایک ۱۲ ورقی کتابچہ ''کیا شیعہ سنی بھائی بھائی ہیں؟'' کے نام سے شائع ہوا۔اس دیوبندی کتابچہ میں سیدی اعلیٰ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی طرف سے رد شیعت میں دیئے گئے فتوے کا خلاصہ نقل کیا گیا ہے۔فتویٰ سے پہلے اعلیٰ حضرت کا اسم گرامی یوں لکھا ہے ''اہم نکات تاریخی فتویٰ مولانا امام احمد رضاخاں''۔

جناب ناصری صاحب آپ نے تو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کو اصلاً ونسلاً شیعہ قرار دے دیا وہ بھی بناء کوئی ثبوت کے صرف اپنی جہالت کی بنا پر جبکہ آپکے دوسرے ہم جماعت مولویوں نے تو امام اہل سنت کو شیعہ کا پکا مخالف بتادیا اور وہ بھی ثبوت کے ساتھ اور یہ بھی اقرار کرلیا کہ وہ سنی تھے اور جتنے بھی لوگ خودکو سنی کہتے ہیں ان سب میں سب سے زیادہ شیعہ کے خلاف سختی امام احمد رضا نے کی ہے۔

ناصری صاحب اپنے ان مولویوں پر کیا فتویٰ لگاؤ گے مطلب صاف ہے آپ کی مخالفت اور دوسرے دیوبندی مولویوں کی تائید نے پھر دیوبندیت کے باہمی جنگ جدل کا نمونہ پیش کردیا مطلب یہاں پر بھی مفتی محمد اختر حسین مصباحی صاحب کے دعویٰ ثابت ہوگئے جو کہ آپ نے اپنی کتاب ''قہر خداوندی برفرقہ دیوبندی'' میں کیئے تھے۔



آیئے ہم عقائد کی اصلاح کریں

اصلاح عقائد گروپ

باطل فرقوں کا مکمل رد

گروپ میں جوائن ہونے کیلئے ان نمبرات پر رابطہ کریں

9272606631☆صابر علی رضوی .8482952578 ☆رمضان رضا صاحب

9168109210☆انیس رضوی صاحب8975790997صادق رضوی صاحب

9602349635☆عرفان بھائی انجینئر8983070665☆سلیمان رضا صاحب

عمیر دیوبندی کی کتاب ''فضل خداوندی'' میں علمائے دیوبند کی جہالتوں کے نمونے اور انکا علمی محاسبہ

تیسرا حصہ

دیوبندی جہالت کی کہانی

جہالت سر چڑھ کر بولے

از: صابر علی رضوی

تحریک اصلاح عقائد مالیگاؤں (انڈیا)

جہالت سر چڑھ کر بولے سلسلہ نمبر۳

اسی طرح ساجد خان بھی اس جہالت کی محفل میں اپنے رنگ جمانے کیلیئے کود پڑے اوراہل حق اہل سنت و جماعت پر الزام لگانا شروع کر دیا ظاہر سی بات ہے، جھوٹوں کی انجمن ہو اور یہ جناب نہ شامل ہو ممکن نہیں۔

ساجد خان صاحب پہلے تو آپ اپنے ایمان کا ثبوت دیں کیونکہ دیوبندیوں وغیر مقلدوں کے مشترکہ مولوی جناب اسماعیل قتیل نے تو اپنی کتاب میں آیات قرآنیہ (سورۃ آل عمران کی آیت) کا مفہوم گڑھتے ہوئے لکھا کہ ''یعنی پہلی قوم کو خدا کا صاف صاف حکم پہنچ چکا تھا کہ فرقہ بندی نہ کرنا لیکن ان لوگوں میں باہمی اختلاف کی بنا پر بہت کچھ فرقے بن گئے۔ یہودی اور عیسائی بہتر بہتر فرقوں میں بٹ گئے، اور سزا اور عذاب عظیم بن گئے تم ان کی طرح نہ ہو جانا اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالنا تمہارے پاس قرآن وحدیث ہے جن میں صاف صاف احکام ہیں خبر دار اپنے دین میں نئی نئی رسمیں۔ نئے نئے عقیدے طریقے نہ نکالنا اور جماعت میں پھوٹ نہ ڈال دینا۔ لیکن افسوس مسلمانوں کو جس بات سے روکا گیا تھا انھوں نے وہی بات کی

۔کوئی معتزلی ہے کوئی خارجی ۔کوئی رافضی ہے کوئی شیعہ۔کوئی جبری ہے کوئی قدری ۔کوئی مرجیہ ہے کوئی بال رکھ کر چارا برو کا صفایا کر کے فقیری جتارہا ہے ۔کوئی قادری ہے کوئی سہروردی ۔کوئی نقشبندی ہے کوئی چشتی ،کوئی حنفی ہے کوئی شافعی کوئی حنبلی ہے کوئی مالکی کوئی قادیانی ہے کوئی چکڑالوی ۔کوئی بریلوی ہے اور کوئی دیوبندی ،حق تو یہ تھا کہ سب مل کر قرآن واحادیث پر عمل کرو اور سنت کے مطابق پکے مسلمان بن جاؤ"۔(تقویۃ الایمان صفحہ 81،کتب خانہ نعیمیہ دیوبند)

امام الوہابیہ اسماعیل قتیل کے مطابق نقش بندی بھی ایک فرقہ ہے اور دیوبندی بھی ایک فرقہ ہے اب جناب ساجد نقش بندی صاحب اب آپ بتایئے کہ آپ کس جماعت سے تعلق رکھتے ہیں جب نقش بندی اور دیوبندی الگ الگ جماعتیں ہیں تو آپ کا نقش بندی ہونا اور آپکے دوسرے مولویوں کا قادری ہونا اور انکا یہ دعویٰ کہ ہم سب دیوبندی ہیں تو یہ سب الگ الگ جماعتیں ایک کیسے ہوگئیں ۔آپکے امام نے تو سلاسل اولیاء اللہ کو بھی فرقوں کی فہرست میں لا کر کھڑا کر دیا جبکہ اہل حق نے انھیں کبھی کوئی الگ جماعت

نہیں مانا بلکہ سلاسلِ اولیاء اللہ کو بھی اہل سنت میں تسلیم کیا اس لئے اہل حق اہل سنت کا معاملہ تو صاف ہے لیکن آپکے امام اسماعیل قتیل صاحب نے انھیں الگ الگ جماعت بتا دیا لہٰذا آپ کا اور آپکے مولویوں کا ان سلاسل سے وابستہ ہونا خود آپکے مولوی و امام الوہابیہ و دیابنہ کے نزدیک بدعت ہے جیسا کہ اسنے لکھا کہ ''خبردار اپنے دین میں نئی نئی رسمیں۔ نئے نئے عقیدے اور نئے نئے طریقے نہ نکالنا اور جماعت میں پھوٹ نہ ڈال دینا''۔ مطلب آپ کے مولوی کے نزدیک جن لوگوں نے خود کو نشبندی، قادری سلاسل سے وابستہ کیا وہ جماعت میں پھوٹ ڈالنے والے ہیں اور وہ قرآن واحادیث سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ تو ساجد نقشبندی صاحب پہلے آپ فیصلہ کریں کہ آپ کا نقشبندی لگانا امام الوہابیہ کے نزدیک جائز ہے یا ناجائز؟

ساجد خان صاحب آپ کی تقریظ اور دیگر دیوبندی مولویوں کی تقریظات اور عمیر کی جہالت نے ہی مجھے اس کتاب کا ٹائیٹل ''جہالت سر چڑھ کر بولے'' رکھنے پر مجبور کیا ہے۔ اور انشاء اللہ عزوجل آپکی جہالت کے نمونے بھی پیش کیئے جائیں گے۔

جیسا کہ آپ کی تقریظ میں شروع میں آپ نے ایک حدیث نقل کی جس کا مفہوم ہے کہ جس کسی نے اپنے مسلمان بھائی کو کہا کہ اے کافر، تو یہ تکفیران میں سے ایک پر لوٹ آئے گی۔صحیح بات لیکن آپ نے اس حدیث سے جو بات سمجھانے کی کوشش کی وہ اسی طرح ہے جس طرح اسماعیل قتیل (منافق) نے احادیث کے مفہوم کو اپنی مرضی کیمطابق پیش کیا۔اور نہ ہی اس کے مفہوم سے کوئی حق بات سامنے آئی نہ ہی آپ کی پیش کی گئی بات حق ثابت ہوئی۔ساجد نقش بندی نے اس حدیث کی روح سے جو بات لکھی وہ یہ ہے کہ "ماضی قریب میں بریلی کے مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے انگریز کے خلاف جدوجہد کرنے والے اور ہندوستان میں فرنگی وسامراجی تہذیب وتمدن کے سامنے بندھ باندھنے والے اہل السنتہ والجماعت علمائے دیوبند کو بدنام کرنے کیلیئے ان پر گستاخی کے جھوٹے الزام لگا کر تکفیر کے بدبودار نشتر چلائے مگر یہ اکابر علمائے دیوبند کی کرامت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی صداقت ہے کہ کل تک پوری ملت اسلامیہ کو کافر کافر کہنے والوں کو آج اپنے ایمان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔"

ساجد نقش بندی صاحب جہالت کی بھی ایک حد ہوتی ہے آپکو تاریخ کا مطالعہ کرنا چاہیئے یا پھر کچھ نہیں تو کم از کم اپنے مولویوں کی کتابیں تو پڑھ لیتے کیوں کہ ان منافقوں پر اعلیٰ حضرت نے نہیں بلکہ علمائے حرمین اور ہندو پاک کے تقریباً 333 علمائے اہل سنت نے فتویٰ کفر صادر کیا اور ان ملعون مولویوں کو گستاخ رسول قرار دیا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے تو انھیں فتوؤں کی تائید کی اور انھیں کافر قرار دیا۔ اور یہ صرف الزام ہی نہیں تھا بلکہ امام اہل سنت نے انکی عبارتوں سے ثابت کیا اور انھیں کھلا کافر قرار دے دیا۔ امام اہل سنت نے پوری ملت اسلامیہ کو کافر نہیں کہا بلکہ منافقوں کی وضاحت کی اور ملعون گستاخان رسول کو ملت اسلامیہ سے الگ کر کے وہ کام انجام دیا کہ آج بھی تم اور تمہارے چلیّے باز مولوی ان عبارتوں کو چھُپائے ہوئے گھومتے نظر آتے ہیں کہ کہیں مسلمانوں کو پتہ نہ چل جائے کہ ہم وہی اسماعیلی فتنے کی جڑ ہیں جس کے مضر اثرات نے مسلمانوں میں انتشار برپا کیا تھا۔

ساجد خان صاحب ایمان کے لالے تو آپ کی جماعت ملعون فرقہ

دیوبندیت کے مولویوں کے پڑے ہیں کہیں سے بچ نہیں سکتے امام الوہابیہ کی عبارت ہو یا اہل حق اہل سنت کے فتوے ہر طرف سے دیوبندیوں کے لالے پڑے ہیں ۔ پر کر بھی کیا سکتے ہو۔اہل سنت و جماعت کے درمیان آکر آپکے چلے باز مولوی اہل سنت کی بات کرتے ہیں اور وہابیوں وخارجیوں کی بستیوں میں جا کر انکی جی حضوری کرتے ہیں ۔اور حقیقت بھی یہی ہے کہ تمہارے عقائد خود تمہارے ملعون مولوی بھی نہیں ثابت کر سکتے ۔ بنا پیندے کے لوٹے کی طرح تمہاری حالت ہوگئی ہے کبھی سنیوں کی طرح ،چشتی ،نقشبندی، لگالیا تو کبھی وہابیوں کی طرف جا کر انھیں کو امت میں پھوٹ کا ذریعہ بتانے لگے۔

مولوی الیاس دیوبندی نے جو طریقہ تبلیغ ایجاد کیا وہ صرف اسی لئے تھا کہ کسی طرح اپنے عقائد کو چھپا کر لوگوں کے ایمان کو برباد کیا جائے۔ ورنہ وہ عقائد جن کی اعلیٰ حضرت نے تصدیق کی تھی اور اکابرین دیوبند کی تکفیر کی تھی آپ کہتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے انھیں صرف بدنام کرنے کیلئے ہی گستاخی کے فتوئے اور انکی تکفیر کی تھی ۔تو جناب ساجد صاحب اگر تمہارے عقائد

اتنے بہتر تھے تو ان عبارتوں کو کیوں کبھی اپنی تبلیغ کا حصہ نہیں بنایا ظاہر سی بات ہے یہ خود مولوی الیاس دیوبندی بھی جانتا تھا اور آپ بھی جانتے ہیں کہ ایسی عبارتوں کو کسی بھی مسلمان کیسامنے رکھا جائے تو وہ جوتوں سے اور چپلوں کی بارش کر دے گا کیونکہ یہ عقائد ایسے تھے کہ کسی بھی ایمان والے کیلیئے نا قابل برداشت ہیں۔

آپ نے حدیث پاک کے مفہوم میں کہا کہ جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کو کافر کہا تو کفر اس پر لوٹ آئے گا۔تو ساجد صاحب آپکے اکابرین نے ایمان والا کام ہی کیا کیا تھا شروع سے ہی انگریزوں کے اشاروں پر اپنے ایمان کا سودہ کر بیٹھے اور مسلمانوں میں انتشار برپا کرنے میں لگ گئے تھے

جنھیں تین سو سے زائد علمائے اہل سنت نے کافر قرار دے دیا ہو انھیں تو کوئی جاہل ہی مسلمان کہے گا اور انھیں مسلمان کہہ کر اپنا ایمان بھی کھو بیٹھے گا

اکابرین دیابنہ کے عقائد تو درکنار تمہارے چلے باز مولویوں نے تو انکے

ناموں کو بھی عوام میں ظاہر نہ کیا۔یہی وجہ ہے کہ آج اگر کوئی عام جماعتی تبلیغی سے یہ کہا جاتا ہے کہ جناب کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ اس جماعت کا حصہ بن گئے ہو جس جماعت کے مولوی اشرف علی تھانوی نے نبی کریم کے علم غیب کو جانوروں سا بتایا ہے'' تو یہ سن کر وہ عام شخص یہی جواب دیتا ہوا نظر آئے گا کہ بھائی یہ اشرف علی تھانوی کوئی منافق ہوگا جماعتی نہیں ہوگا۔

پتہ چلا کہ ایمان وعقائد کے لالے خود آپکی جماعت کے مولویوں کے ہیں جو چور کی طرح اپنے عقائد چھپائے ہوئے پھرتے ہیں۔

﴿غیاث الدین دیوبندی کی خباثت﴾

اگلی تقریظ میں مولوی غیاث الدین دیوبندی نے امام اہل سنت اعلیٰ حضرت کے بارے میں لکھا کہ ''بریلوی مسلک کے امام وبانی مولوی احمد رضا خان کو ہیرا پھیری کرنے میں بڑی مہارت تھی چنانچہ علمائے دیوبند کی عبارتوں کو اول بدل کے اور نیچے اوپر آگے پیچھے کر کے اپنے مطلب کی عبارات بناتا پھر انکو گمراہ کر کے ثابت کر کے فتویٰ لگاتا یہی اپنا مشن بنا رکھا تھا''۔

غیاث الدین صاحب کی یہ خباثت بھلے ہی دیوبندی جاہلوں کو کچھ تسلی دے دے۔لیکن اہل علم اہل حق اہل سنت کو گمراہ نہیں کرسکتی غیاث الدین صاحب آپ کے نزدیک امام اہل سنت نے دیوبندی اکابرین کی عبارتوں میں کاٹ چھاٹ کیا اور انھیں اپنے مطلب کے مطابق ڈھالا ،تو بتایئے جس وقت امام اہل سنت وعلمائے حرمین و ہندو پاک کے تمام علماء ومفتیان کرام نے ان ملعون مولویوں کی تکفیر کی تو ان کو کیا ہو گیا تھا کہاں چھپ گئے تھے اپنے بلوں سے نکل کر یہ کیوں نہ کہا کہ ہماری عبارتوں میں کاٹ چھاٹ کی گئی ہے۔جناب غیاث الدین صاحب اس کا جواب تو آپکے آباواجداد بھی نہیں دے سکتے اور نہ ہی آج کا کوئی دیوبندی ملاّ ،کیا دیوبندی مولویوں نے براہین قاطعہ ،تحذیرالناس ،تقویۃ الایمان،حفظ الایمان،صراط مستقیم ،فتاویٰ رشیدیہ وغیرہ کتابیں چھپالیں تھیں اگرنہیں تو ان کتابوں کو پڑھنے والوں نے کیوں نہ کہا کہ مولوی احمد رضا آپ کاالزام غلط ہے،غیاث الدین صاحب ہنسی آتی ہے آپ کی عقل پر کہ بقول آپکے امام اہل سنت نے عبارتوں کو کاٹ چھاٹ کر پیش کیا اور وہ عبارتیں جو اصل تھیں وہ اپنی جگہ سو

رہی تھیں انھیں کوئی نہ پڑھ سکا آپ تاریخ کا مطالعہ کریں کہ امام اہل سنت نے جب ''حسام الحرمین'' پیش کی اوران ملعون مولویوں کے چہروں سے نقاب ہٹایا تھاتو آپکے ان مولویوں نے کوئی صفائی دی تھی یا نہیں؟

ظاہر سی بات ہے چور کھلے عام پکڑے گئے تھے صفائی کا کوئی موقع نہیں تھا اور جب امام اہل سنت اس دنیا سے پردہ فرما چکے تو آپ کی جماعت کے وہ مولوی جو زندہ تھے اپنے بلو سے نکلے اور امام اہل سنت کے وصال کے تقریبا تیرہ سال بعد اپنی صفائی دینے لگے ان لوگوں کی امام اہل سنت کے سامنے آنے کی ہمت کیوں نہ ہوئی؟ اسکا جواب آپ اپنے مولویوں سے ہی پتہ کرلیں کہ جس وقت امام اہل سنت نے ان کی تکفیر کی تو ان لوگوں نے یہ کیوں نہ کہا کہ ''خانصاحب'' نے ہماری عبارتوں میں خیانت کی۔

اب آج کے اس دور میں آپ جیسے جاہل مولوی سر اٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت نے عبارات کے ساتھ خیانت کی۔ جبکہ آپ جنھیں، امام ربانی مانتے ہو، حکیم الامت مانتے ہو، قاسم الاالعلوم مانتے ہو ان سب کی بولتی بند ہو چکی تھی اور تمام ہی مولوی منہ چھپا کر بیٹھ گئے تھے۔

﴿دیوبندی مولوی خادم بدر کی خباثت﴾

اسی طرح دیوبندی مولوی خادم بدر صاحب اپنی تقریظ میں لکھتے ہیں کہ
''تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی باطل نے کسی جگہ سر اٹھایا علماء دیوبند نے اس کا سر کچلا ہے، چاہے وہ ختم نبوت کا منکر ہو، صحابہ کا دشمن ہو، منکر حدیث، منکر فقیہ یا پھر سنت لے لبادہ میں بدعتی مشرک رضاخانی گروہ۔

بدر صاحب! تم نے تو کھل جھوٹ بک ڈالا۔ کیونکہ دیوبندیوں نے ختم نبوت کے منکر کا سر نہیں کچلا بلکہ اس کو پناہ دیا ہے اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ خودا کا برینِ دیوبند کی عبارتوں نے ایک جھوٹے نبی (قادیانی) کو پیدا کر دیا، ختم نبوت کا منکر تو آپ کی جماعت کا مولوی (قاسم نانوتوی) نکلا اس کا سر دیوبندیوں نے کب کچلا، اور اسی طرح صحابہ کرام کے دشمن، منکر حدیث اور منکر فقہ میں بھی آپ کے ہی مولوی نظر آتے ہیں۔

جیسا کہ آپکی جماعت کے گنگوہی صاحب نے اپنے فتاویٰ میں لکھا کہ
''صحابہ کرام میں سے کسی ایک کی تکفیر کرنے والا شخص اہل سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا''۔(فتاویٰ رشیدیہ: ص:276،)

یہ ہے آپکے مولوی جناب رشید احمد گنگوہی کی صحابہ سے دشمنی کہ انکی تکفیر کرنے والے کو بھی نہ صرف مسلمان بلکہ اہل سنت و جماعت سے خارج بھی نہیں مانتے ہیں۔جبکہ پچھلی تقریظ میں خود ساجد خان نے ایک حدیث کا مفہوم نقل کیا کہ جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کو یہ کہا کہ اے کافر تو اس پر کفر واپس لوٹ آئے گا۔مطلب جب امام اہل سنت نے دیوبندیوں وہابیوں کی تکفیر کی تو فوراً حدیث نظر آگئی لیکن جب آپکی جماعت کا مولوی صحابہ کرام کی تکفیر کرنے والے کو مسلمان مانتا ہے تو آپکو وہ حدیث نظر نہیں آتی۔

بہر کیف رشید احمد گنگوہی کی صحابہ کرام علیہم الرضوان اللہ تعالیٰ اجمعین سے دشمنی صاف ظاہر ہوگئی اور قاسم نانوتوی کا ختم نبوت سے انکار بھی واضح ہوگیا تو اب بتائیے ان کا سر کیوں نہیں کچلا گیا؟

بجائے ان مولویوں کا سر کچلنے کے تم لوگوں نے تو انہیں امام ربانی، قاسم العلوم، حکیم الامت جیسے خطابات سے نواز دیا اور ان کی گستاخیوں پر لگام لگانے والے امام اہل سنت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بدنام کرنا

شروع کر دیا

جبکہ آپکی جماعت کے مولوی نے خود تسلیم کیا کہ امام اہل سنت نے اپنے وقت میں اپنے ہم عصر مولویوں میں سب سے زیادہ علم والے تھے اور اصول فقہہ میں مہارت رکھتے تھے اٹھایئے مولانا ابو الحسن کی کتاب ''نزھۃ الاخواطر'' اب بتایئے جب آپ کا ایک مولویوں خود گواہی دیتا ہے کہ امام اہل سنت اپنے ہم عصر مولویوں میں سب زیادہ علم والے اور اصول فقہہ میں مہارت رکھنے والے تھے تو آپکے ان مولویوں کا مقام ویسے ہی اعلیٰ حضرت سے نیچے آگیا جنھیں آپ نے امام ربانی وحکیم الامت مان لیا ہے۔

اب جناب بدر صاحب یہ کیسے ممکن ہو گیا کہ آپ کی جماعت کے ایک معتبر مولوی نے اس شخص کو علم وحکمت اور اصول فقیہہ میں ماہر مان لیا جسے آپ نے بلا تحقیق مشرک قرار دے دیا اگر آپ کے قول کے مطابق امام اہل سنت اور انھیں ماننے والے مشرک ٹھہرے تو بتایئے انور شاہ کاشمیری پر کیا فتویٰ لگاؤ گے جنھوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم بریلویوں کو کافر نہیں کہتے (ملفوظات محدث کشمیری)،اسی طرح اشرف علی تھانوی کی بارے میں

کیا فتویٰ لگاؤ گے جنھوں نے امام اہل سنت کے بارے میں لفظ مولوی نہ استعمال کرنے پر اپنے مرید پر بھڑک اٹھے (خطبات حکیم الاسلام)

اور اسی کتاب (خطبات حکیم الاسلام) کے مصنف نے اور اسکے علاوہ بہت سارے اکابرین دیوبندیہ نے امام اہل سنت کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ بھی لکھا،

بدر صاحب لگتا ہے آپ نے وہ حدیث پاک نہیں پڑی کہ جس نے کسی مسلمان کو مشرک کہا وہ خود مشرک ہو جائے گا، اب اگر آپکے قول کے مطابق امام اہل سنت مشرک ٹھہرے تو بتایئے کیا دیوبندیوں کی شریعت میں کسی مشرک کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ لکھا جاتا ہے۔ اور اگر آپکے مولوی صحیح ہیں تو اور وہ امام اہل سنت کو مسلمان مانتے تھے تو آپ نے تو ایک ایمان والے کو مشرک کہہ دیا اور حدیث پاک شاہد ہے جسکی بناء پر آپ خود مشرک ٹھہرے۔

اور آپ نے جو دوسری بات کہی کہ امام اہل سنت نے دیوبند کی بے غبار توں کو اٹھا کر انھیں کافر قرار دیا تو اس کا جواب میں نے پہلے بھی دے دیا ہے

کہ اگر وہ عبارتیں بے غبار تھیں تو آپکے مولویوں نے امام اہل سنت کی اس تکفیر کا دفاع کیوں نہ کیا کیوں چوہوں کی طرح بلوں میں چھپے رہے۔

بات صاف ہے امام اہل سنت نے جن عبارتوں کی بناء پر ان کی تکفیر کی وہ گستاخانہ تھیں اور ان عبارتوں کی صفائی تو آپکے حکیم الامت اور امام ربانی بھی نہیں دے سکے اور سر پٹک پٹک کر مٹی میں مل گئے۔



